90

سلسلہ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثا في أحكام الجمعة

قال رسول اللہ ﷺ نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعین احکامِ جمعہ



تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:
نضّر اللہ امرأً سمع منّا شيئًا فبلّغه كما سمعه

90
سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثًا
في احكام الجمعة

اربعین
احکام جمعہ

تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: **اربعین احکام جمعہ**

تألیف: **ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۲﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورة الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشورى: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

’’جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔‘‘ [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسانِ عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

’’آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔‘‘

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ’’یومِ عید‘‘ بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآية ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ ،وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ،وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔))[2]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلَى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَـعِیْنَات جمع کی ہیں۔ ”أَلْاَرْبَـعُـوْنَ فِـی أَحْکَامِ الْجُمُعَةِ“ زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أَمَّا بَعْدُ!

جمعہ کی فرضیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾

(الجمعة : 9)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید وفروخت چھوڑ دو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔“

حدیث 1

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ.)) [1]

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کرے۔“

حدیث 2

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 1951.

يَـوْمَ الْـجُـمْـعَةِ ، دَخَـلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَـنَـادَاهُ عُـمَـرُ أَيَّةُ سَـاعَةٍ هَـذِهِ؟ فَـقَالَ: إِنِّي شُغِلْتُ الْيَوْمَ ، فَلَمْ أَنْـقَـلِـبُ إِلَـى أَهْـلِـى حَتَّى سَمِعْتُ النَّدَاءَ ، فَلَمْ أَزِدْ عَلَى أَنْ تُـوَضَّـاتُ ، قَـالَ عُـمَرَ: وَالْوَضُوءَ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رُسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ .))

''اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن لوگوں کو خطاب فرما رہے تھے، کہ اس اثناء میں رسول اللہ ﷺ کا ایک صحابی داخل ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو آواز دی، کہ یہ آنے کا کون سا وقت ہے؟ اس نے جواب دیا، میں آج مصروف تھا، میں نے گھر لوٹتے ہی اذان سنی تو میں صرف وضو کر کے حاضر ہو گیا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، صرف وضو ہی کیا ہے، حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم دیتے تھے؟''

حدیث 3

((وَعَـنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ بِهِ عُمَرُ ، فَقَالَ: مَـا بَـالُ رِجَـالٍ يَتَـأَخَّـرُونَ بَـعْـدَ الـنِّدَآءِ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: يَا أَمِيرَ الْـمُـؤْمِنِيـنَ! مَـا زِدْتُ حِيـنَ سَـمِـعْتُ النِّدَآءَ أَنْ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَقْبَـلْـتُ ، فَقَالَ عُمَرُ: وَالْوُضُوءَ أَيْضًا ، أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا جَآءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ .))[2]

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب الجمعة ، رقم :1955 .

[2] صحيح مسلم ، كتاب الجمعة ، رقم :1956 .

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ اس اثناء میں، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف تعریض کرتے ہوئے کہا، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اذان کے بعد دیر لگاتے ہیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا، اے امیر المومنین! میں نے اذان سننے کے بعد وضو کرنے سے زائد کوئی کام نہیں کیا، پھر آ گیا ہوں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، صرف وضو ہی کیا ہے، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں سنا کہ ''جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے آئے تو وہ غسل کرے۔''

جمعہ کے لیے غسل کرنا ہر بالغ مرد کے لیے ضروری ہے

حدیث 4

((وَعَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ .)) [1]

''اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ہر بالغ کے لیے غسل کرنا لازم ہے۔''

حدیث 5

((وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَّنَازِلِهِمْ وَمِنَ الْعَوَالِي، فَيَأْتُونَ فِی الْعَبَآءِ، وَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ، فَتَخْرُجُ مِنْهُمُ الرِّيحُ، فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ، وَهُوَ عِنْدِی، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ

[1] صحیح مسلم، کتاب الجمعة، رقم: 1957.

لِيَوْمِكُمْ هٰذَا .))[1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ عوالی سے اپنے گھروں سے جمعہ کے لیے آتے تھے، اور وہ اونی چادروں میں آتے تھے، (راستہ میں) ان پر گرد وغبار پڑتی تھی، جس کی وجہ سے ان سے بدبو پھوٹتی تھی، ان میں سے ایک انسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے کاش! تم آج کے دن کے لیے پاکیزگی اور صفائی حاصل کر لیا کرو۔''

جمعہ کے دن خوشبو لگانا اور مسواک کرنا

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَسِوَاكٌ، وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيْبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ .))[2]

''اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر ہے اور مسواک کرنا، اور حسب استطاعت خوشبو استعمال کرنا۔''

حدیث 7

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم :1958 .

[2] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم :1960 .

الْـجُمُعَةِ ، قَالَ طَاوُسٌ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما : وَيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهِ؟ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ .)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، انہوں نے جمعہ کے دن کے غسل کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کیا، طاؤس کہتے ہیں: ''میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، وہ خوشبو یا تیل استعمال کرے اگر اس کے گھر میں موجود ہو؟ انہوں نے جواب دیا، میرے علم میں نہیں ہے۔''

حدیث 8

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَّغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ ہر ہفتہ میں ایک بار نہائے، اپنے سر اور اپنے جسم کو دھوئے۔''

جمعہ کے لیے جلدی آنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ ﴾ (آل عمران : 133)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیز گاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب الجمعة ، رقم :1961 .
[2] صحيح مسلم ، كتاب الجمعة ، رقم :1963 .

حدیث 9

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا، پھر مسجد چلا گیا تو اس نے گویا ایک اونٹ قربان کیا، اور جو دوسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے ایک گائے قربان کی، اور جو تیسری گھڑی میں گیا، گویا اس نے ایک سینگوں والا مینڈھا قربان کیا، اور جو چوتھی ساعت میں گیا، اس نے گویا کہ مرغ قربان کیا، اور جو پانچویں گھڑی میں گیا، اس نے گویا کہ ایک انڈہ صدقہ کیا کیونکہ جب امام نکل آتا ہے تو فرشتے خطبہ (یاد دہانی) سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔''

جمعہ کے دن خطبہ میں خاموشی اختیار کرنا

حدیث 10

((وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 1964.

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ.)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی کو کہا، چپ رہ، جبکہ امام خطبہ دے رہا ہے، تو تو نے لغو (بے جا) کام کیا۔''

جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۠﴾ (المؤمن : 60)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تمھارے رب نے فرمایا مجھے پکارو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

حدیث 11

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: فِيهِ سَاعَةٌ، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک ساعت ہے، جس کو مسلمان بندہ نماز کی حالت میں پالے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے گا اس کو مل جائے گا۔''

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، رقم: 1965.
❷ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، رقم: 1969.

حدیث 12

((وَعَنْ أَبِیْ مُوسَی الْأَشْعَرِیِّ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِی شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ یَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ: هِیَ مَا بَیْنَ أَنْ یَّجْلِسَ الْإِمَامُ إِلٰی أَنْ تُقْضَی الصَّلٰوةُ.)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جمعہ کی ساعت کے بارے میں حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''یہ امام کے بیٹھنے سے لے کر نماز کے پڑھنے تک ہے۔''

جمعہ کے دن کی فضیلت

حدیث 13

((وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه یَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ، یَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِیهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِیهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیهِ أُخْرِجَ مِنْهَا.)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اور اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی میں اس سے نکالے گئے۔''

---

1. صحیح مسلم، کتاب الجمعة، رقم: 1975.
2. صحیح مسلم، کتاب الجمعة، رقم: 1976.

جمعہ کے دن کے لیے اس امت کی رہنمائی

حدیث 14

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّ كُلَّ أُمَّةٍ أُوتِيَتْ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْنَا، هَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ.))[1]

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم سب سے آخر میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے اس لیے کہ ہر امت کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی، اور ہمیں وہ ان کے بعد دی گئی۔ پھر یہ دن جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ضروری ٹھہرایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ہماری رہنمائی فرمائی، لوگ اس کے اعتبار سے ہمارے تابع (پیچھے) ہیں، یہود کی عبادت کا دن جمعہ کے اگلا یعنی ہفتہ کا دن ہے اور نصاریٰ کی عید کا دن اس کے بعد کا یعنی اتوار ہے۔“

جمعہ کے دن جلد جانے کی فضیلت

حدیث 15

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 1978.

الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوْا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ، وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازہ پر فرشتے آنے والوں کی ترتیب سے پہلے پھر پہلے کا نام لکھتے ہیں اور جب خطیب منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اعمال نامے لپیٹ دیتے ہیں اور وعظ ونصیحت (تذکیر و یاد دہانی) سننے لگتے ہیں اور جلد آنے والے کی مثال اس انسان کی ہے جو اونٹ قربان کرتا ہے پھر اس کی طرح جو گائے قربان کرتا ہے، بعد والا اس کی طرح جو مینڈھا قربان کرتا ہے، پھر اس کے بعد والا اس کی طرح جو مرغی قربان کرتا ہے پھر اس کی طرح جو انڈا صدقہ کرتا ہے۔''

خطبہ میں خاموش رہنے اور سننے والے کی فضیلت

حدیث 16

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى، وَفَضْلُ

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 1984.

ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ .))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے غسل کیا، پھر جمعہ کے لیے آ گیا اور اس کے مقدر میں جتنی نماز تھی پڑھی۔ پھر چپ رہا حتی کہ خطیب اپنے خطبہ سے فارغ ہو گیا، پھر اس کے ساتھ نماز میں شرکت اختیار کی۔ اس کے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور تین دن کے زائد۔''

جمعہ کی نماز سورج کے ڈھلنے پر ہے

حدیث 17

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا ، قَالَ: حَسَنٌ: فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ: فِي اَيِّ سَاعَةٍ تِلْكَ؟ قَالَ: زَوَالَ الشَّمْسِ .))[2]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر واپس آ کر اپنے پانی لادنے کے اونٹوں کو آرام پہنچاتے تھے، حسن کہتے ہیں میں نے جعفر سے پوچھا، یہ کس وقت کی بات ہے؟ اس نے کہا: سورج کے ڈھلنے کے وقت کی۔''

حدیث 18

((وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 1987.
[2] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 1989.

إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ .)) [1]

''اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ آفتاب کے زوال پر پڑھتے تھے۔ پھر واپس لوٹتے اور سایہ تلاش کرتے تھے۔''

جمعہ کے دو خطبوں کے درمیان بیٹھا جائے گا

حدیث 19

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ، ثُمَّ يَقُومُ ، قَالَ: كَمَا يَفْعَلُونَ الْيَوْمَ .)) [2]

''اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے، جیسا کہ تم آج کل کرتے ہو۔''

حدیث 20

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا ، يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ .)) [3]

''اور حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیتے تھے، ان کے درمیان بیٹھتے تھے، قرآن پڑھتے اور لوگوں کو وعظ ونصیحت فرماتے۔''

---

1. صحيح مسلم ، كتاب الجمعة ، رقم: 1992 .
2. صحيح مسلم ، كتاب الجمعة ، رقم: 1994 .
3. صحيح مسلم ، كتاب الجمعة ، رقم: 1995 .

تجارت یا کوئی مشغلہ ہو تو جمعہ چھوڑنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ا۟نْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآىِٕمًاؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ التِّجَارَةِؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴾

(الجمعة : 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب وہ کوئی تجارت یا تماشا دیکھتے ہیں تو اٹھ کر اس طرف چلے جاتے ہیں اور تجھے کھڑا چھوڑ جاتے ہیں، کہہ دے جو اللہ کے پاس ہے وہ تماشے سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب رزق دینے والوں سے بہتر ہے۔''

حدیث 21

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَآئِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَجَائَتْ عِيرٌ مِنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ، فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ ﴿ وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ا۟نْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآىِٕمًاؕ ﴾ .))[1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے کہ شام سے غلہ کا قافلہ آ گیا۔ لوگ اس کی طرف چلے گئے، حتی کہ پیچھے صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ تو سورہ جمعہ کی یہ آیت نازل کی گئی: ''اور جب تجارت یا کھیل، مشغلہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 1997.

جمعہ چھوڑنے پر شدت وسختی

حدیث 22

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلٰى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ: لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ برسر منبر فرما رہے تھے کہ جمعہ چھوڑنے والے لوگ یا تو اپنی اس حرکت سے باز آجائیں یا یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ (ان کے گناہ کی پاداش میں) ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔ پھر وہ غافلوں ہی میں سے ہو جائیں گے۔''

نماز جمعہ اور خطبہ میں تخفیف

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (البقرة: 185)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتا ہے اور تمہارے ساتھ تنگی کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔''

حدیث 23

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2002.

فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا، وَخُطْبَتُهٗ قَصْدًا.)) [1]

''اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا تھا آپ کی نماز درمیانی تھی اور آپ کا خطبہ درمیانہ تھا۔''

مسنون خطبہ اور آداب

حدیث 24

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ: صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ! وَيَقُولُ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، وَيَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ.)) [2]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تھے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہوجاتی تھیں۔ آواز بلند ہوجاتی تھی اور سخت غصہ اور جلال کی کیفیت طاری ہوجاتی تھی حتی کہ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ گویا کہ آپ لشکر سے ڈرا رہے ہیں۔ فرماتے تھے کہ ''صبح حملہ آور ہوگا یا شام کو'' اور فرماتے تھے کہ ''میری بعثت اور قیامت کی آمد ان دو انگلیوں کی طرح ہے اور

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2003.
[2] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2005.

آپ اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا لیتے تھے۔'' اور فرماتے: ''حمد وصلاۃ کے بعد، بلا شبہ بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ یا بہترین ارشاد ورہنمائی محمد ﷺ کا طریقہ (طرزِ عمل) یا آپ کی رہنمائی ہے اور بدترین کام، نئے کام ہیں اور ہر نیا کام گمراہی ہے۔'' پھر فرماتے: ''میں ہر شخص کی جان پر (اس کے معاملات کے سلسلہ میں) اس سے زیادہ حقدار ہوں۔ جس شخص نے مال چھوڑا وہ تو اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض یا اہل وعیال چھوڑا، ان کی پرورش میری طرف ہے اور میں ان کا ذمہ دار ہوں۔''

حدیث 25

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ، وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوئَةَ، وَكَانَ يَرْقِى مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ، فَسَمِعَ سُفَهَآءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ: لَوْ اَنِّى رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيهِ عَلٰى يَدَىَّ قَالَ: فَلَقِيَهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَنِّى أَرْقِى مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ، وَإِنَّ اللّٰهَ يَشْفِى عَلٰى يَدِى مَنْ شَآءَ، فَهَلْ لَّكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ! قَالَ: فَقَالَ: أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَآءِ، فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَآءِ، فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَآءِ، وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ،

قَالَ: فَقَالَ: هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ، قَالَ: فَبَايَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَعَلٰى قَوْمِكَ قَالَ: وَعَلٰى قَوْمِي، قَالَ: فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ، فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ: هَلْ أَصَبْتُمْ مِنْ هٰؤُلَاءِ شَيْئًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً فَقَالَ: رُدُّوهَا فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ.)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ازدشنوءہ قبیلہ کا فرد ضماد مکہ آیا وہ آسیب کا دم کرتا تھا اس نے مکہ کے بے وقوف اور کم عقل لوگوں سے سنا کہ محمد (ﷺ) دیوانہ ہے۔ تو اس نے دل میں کہا، اگر میں اس آدمی کو دیکھ لوں تو شاید اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھوں شفا بخش دے، اس کے لیے وہ آپ سے ملا اور کہا: اے محمد ﷺ! میں جنات کے اثر کو زائل کرنے کے لیے دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے میرے ہاتھوں شفا بخشتا ہے، تو کیا آپ اس کی خواہش رکھتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ حمد و شکر کا حقدار اللہ ہے، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد کے طالب ہیں جس کو اللہ راہِ راست پر چلا دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ چھوڑ دے اسے کوئی راہِ راست پر نہیں چلا سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں محمد ﷺ اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے حمد و شہادت کے بعد! اس (ضماد) نے کہا، مجھے اپنی یہ کتاب دوبارہ سنائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات اسے تین دفعہ سنائے یا ان کلمات کا اس کے سامنے تین دفعہ اعادہ کیا، تو اس نے کہا میں

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2008.

نے کاہنوں کا قول، جادوگروں کا قول اور شاعروں کا قول (سب کو) سنا ہے۔ میں نے تیرے ان کلمات جیسا قول نہیں سنا۔ یہ تو دریائے بلاغت کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں اور کہنے لگا ہاتھ بڑھایئے میں آپ کے ساتھ اسلام کی خاطر بیعت کرتا ہوں۔ تو اس نے آپ کی بیعت کرلی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیری قوم کی طرف سے بھی بیعت لیتا ہوں۔'' اس نے کہا: اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرتا ہوں اس کے بعد آپ نے ایک سریہ (چھوٹا لشکر) بھیجا، وہ ضماد کی قوم کے پاس سے گزرے، تو امیر لشکر نے کہا۔ کیا تم نے ان لوگوں کی کوئی چیز لی ہے؟ ایک لشکری نے کہا، میں نے ان کا ایک لوٹا لیا ہے۔ تو اس نے کہا اسے واپس کردو کیونکہ یہ لوگ ضماد کی قوم ہیں۔''

حدیث 26

((وَعَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَمَّارٌ، فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ! لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ، فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ! فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ طُولَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ، وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ، مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا.)) [1]

''اور حضرت ابووائل نے کہا: ہمارے سامنے حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا۔ انتہائی مختصر اور انتہائی بلیغ (بات کی)، جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا: ابویقظان! آپ نے انتہائی پُرتاثیر اور انتہائی مختصر خطبہ دیا ہے، کاش! آپ سانس کچھ لمبی کرلیتے (زیادہ دیر بات کرلیتے۔) انہوں نے فرمایا: میں نے

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2009.

رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: انسان کی نماز کا طویل ہونا اور اس کے خطبے کا چھوٹا ہونا اس کی سمجھداری علامت ہے، اس لیے نماز لمبی کرو اور خطبہ چھوٹا دو، اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کوئی بیان جادو (کی طرح) ہوتا ہے۔''

حدیث 27

((وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ، قُلْ: وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ.)) ❶

''اور حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں خطاب کیا اور اس میں کہا: جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اس نے رشد وہدایت پالی۔ اور جو ان کی نافرمانی کرے گا یا جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ بھٹک گیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو بہت برا خطیب ہے، یوں کہو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (وہ گمراہ ہوا)۔''

حدیث 28

((وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: وَنَادَوْا يَامَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ.)) ❷

''اور صفوان بن یعلی اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ

❶ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2010.

❷ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2011.

کو منبر پر آیت کریمہ "نَادَوْا یَا مَالِكُ" پڑھتے ہوئے سنا۔"

حدیث 29

((وَعَنْ أُخْتٍ لِعَمْرَةَ قَالَتْ: أَخَذْتُ ﴿قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهُوَ يَقْرَأُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ، فِي كُلِّ جُمُعَةٍ.))[1]

"اور عمرة بنت عبد الرحمٰن کی بہن بیان کرتی ہیں کہ میں نے سورۃ ق والقرآن المجید جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سن کر یاد کی ہے۔ آپ اسے ہر جمعہ منبر پر پڑھا کرتے تھے۔"

حدیث 30

((وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ قَالَ: رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ.))[2]

"اور حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ نے بشر بن مروان کو منبر پر دونوں ہاتھ بلند کرتے دیکھا تو کہا اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو بگاڑے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے اور اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔"

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجمعة، رقم: 2012.
[2] صحیح مسلم، کتاب الجمعة، رقم: 2016.

دوران خطبہ تحیۃ المسجد پڑھنا

حدیث 31

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، إِذْ جَآءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَلَّيْتَ؟ يَا فُلَانُ . قَالَ: لَا ، قَالَ: قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ .))[1]

''اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران ایک آدمی آیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: اے فلاں! کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟'' اس نے کہا، نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اٹھو اور نماز پڑھو۔''

خطبہ کے دوران دین کی تعلیم دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿١٢٢﴾﴾

(التوبة : 122)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تو ہر فرقے میں سے ایک گروہ دین میں سمجھ حاصل کرنے کے لیے کیوں نہ نکلا، تا کہ وہ جب اپنے قبیلے میں واپس جائیں تو انھیں خبردار کریں، تا کہ وہ (پیچھے والے بھی اللہ سے) ڈریں۔''

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب الجمعة ، رقم: 2018.

حدیث 32

((وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! رَجُلٌ غَرِيبٌ، جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ، لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيَّ، فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ، حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا، قَالَ: فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ أَتٰى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا.)) [1]

''اور حضرت ابورفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت پہنچا جبکہ آپ خطبہ دے رہے تھے۔ تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ایک پردیسی آدمی اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہے اسے معلوم نہیں ہے اس کا دین کیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ کر میرے پاس پہنچ گئے۔ ایک کرسی لائی گئی میرے خیال میں اس کے پائے لوہے کے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ سکھایا تھا، اس میں سے مجھے سکھانے لگے۔ پھر اپنے خطبہ کے لیے بڑھے اور اس کو پورا کیا۔''

نماز جمعہ میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں گی

حدیث 33

((وَعَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2025.

الْمَدِينَةِ، وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ، فَصَلَّى لَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ، فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ، ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ قَالَ: فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ! فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.)) [1]

''اور ابورافع کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ مروان رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا جانشین یا قائم مقام مقرر کیا اور خود مکہ چلا گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور دوسری رکعت میں (سورہ جمعہ پہلی رکعت میں پڑھنے کے) بعد ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾، پڑھی، جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جمعہ سے لوٹے تو میں انہیں ملا اور ان سے کہا، آپ نے وہ دو سورتیں پڑھی ہیں جو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے تھے۔ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن یہ سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔''

حدیث 34

((وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ، وَفِي الْجُمُعَةِ ﴿بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَ﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ قَالَ: وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلٰوتَيْنِ.)) [2]

---

1. صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2026.
2. صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2028.

''اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے تھے اور اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھے ہو جاتے تو آپ دونوں نمازوں میں ہی انہیں پڑھتے۔''

حدیث 35

((وَعَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: يَسْأَلُهُ: أَيَّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، سِوٰى سُورَةِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ ﴿هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾.)) [1]

''اور ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے خط لکھ کر پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۃ جمعہ کے علاوہ کون سی سورت پڑھتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے تھے۔''

جمعہ کے دن (فجر کی نماز میں) کون سی سورت پڑھی جائے

حدیث 36

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ ﴿الٓمّٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ﴾ وَ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ﴾ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ، فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2030.

سُورَةَ الْجُمُعَةِ، وَالْمُنَافِقِينَ .)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں جمعہ کے دن ﴿الٓمّٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ﴾ اور ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ﴾ پڑھتے تھے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ منافقون پڑھتے تھے۔''

جمعہ کے بعد نماز

حدیث 37

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جمعہ پڑھ چکو، تو اس کے بعد چار رکعات پڑھو۔''

حدیث 38

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا .)) [3]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعات پڑھو۔''

---

1. صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2031.
2. صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2036.
3. صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2037.

حدیث 39

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ كَانَ: إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ، انْصَرفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِى بَيْتِهٖ، ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ.)) [1]

''اور نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب جمعہ پڑھ لیتے تو واپس جا کر اپنے گھر میں دو رکعت پڑھتے پھر انہوں (ابن عمر) نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کرتے تھے۔''

حدیث 40

((وَعَنْ عُمَرَ بْنَ عَطَآءِ بْنِ أَبِى الْخُوَارِ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ إِلَى السَّآئِبِ، ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ، يَسْأَلُهٗ عَنْ شَىْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِى الصَّلٰوةِ فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِى الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِى مَقَامِى، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَىَّ، فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ: أَنْ لَا تُوصَلَ صَلٰوةٌ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ.)) [2]

''اور عمر بن عطاء بن ابی خوار سے روایت ہے کہ نافع بن جبیر نے اسے سائب ابن اخت نمر کے پاس بھیجا وہ ان سے اس چیز کے بارے میں پوچھتے، جو ان کی نماز میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیکھی تھی، سائب نے کہا۔ ہاں، میں نے

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2039.
[2] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: 2042.

معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ، مقصورہ میں پڑھا تو جب امام نے سلام پھیرا تو میں نے اٹھ کر اپنی جگہ نماز پڑھی تو جب معاویہ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو مجھے بلوایا اور کہا جو کام تو نے کیا ہے آئندہ نہ کرنا۔ جب تم جمعہ پڑھ لو، تو اس کے ساتھ دوسری کوئی نماز نہ ملاؤ یہاں تک کہ گفتگو کر لو یا اس جگہ سے نکل جاؤ۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ کوئی نماز دوسری نماز سے نہ ملائی جائے حتیٰ کہ ہم گفتگو کر لیں یا اس جگہ سے نکل جائیں۔''

جمعہ کے دن درود شریف

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ ﴾ (الاحزاب : 56)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اس پر صلوٰۃ بھیجو اور سلام بھیجو، خوب سلام بھیجنا۔''

حدیث 41

((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَكْثِرُوْا عَلَيَّ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .)) [1]

''اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے روز مجھ پر درود کثرت سے پڑھا کرو۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] سنن الکبریٰ للبیھقی :249/3.